سوال

ایک لڑکے کو پسند کیا اور اس سے شادی کرنا چاہی لیکن لڑکے کے والدین نے انکار کیا تو اس نے لڑکی کو چھوڑ دیا اور لڑکی رب کو ملامت کرنے لگی

جواب

الحمد للہ.

یہ شیطان کی جانب سے ہے، اور یونیورسٹی وغیرہ میں مرد و عورت کے اختلاط کا نتیجہ ہے، اگر ہر مسلمان مرد و عورت اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم کی پابندی کرے اور عفت عصمت اور حشمت اور حسن خلق اختیار کرے تو لوگوں کو ان کے دین اور دنیا میں وہ کچھ نہ پہنچے جو ان کے ساتھ ہو رہا ہے.

خ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لے سکول اور یونیورسٹیوں میں طالب علم کو اخلاط سے اجتناب کرنا چاہیے، اور وہ کوئی ایسا سکول اور یونیورسٹی تلاش کرے جس میں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو؛ کیونکہ نوجوان لڑکوں کا ان وجوان لڑکیوں کے قریب ہونا بہت زیادہ شر و فساد اور خرابی کا باعث ہے.

، کہ وہ ان امور کے ابتلاء میں پڑ جائے تو وہ اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرے حتی کہ اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے کوئی مخرج اور نکلنے کی راہ بنا دے، اور وہ اپنی نظریں نیچے رکھے، اور لڑکیوں کی طرف دیکھنے اجتناب کرے یا پھر اس کی محاسن کی دیکھنے کی کوشش مت کرے، بلکہ وہ اپنی نظریں زمین پر رکھے، اور لڑکی

ز(313/5).

مرد و عورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1200) اور (8872) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

ں مخالفت کا انجام یہ ہے کہ آج بہت سارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں حرام تعلقات عشق و محبت اور دوستی اور فحاشی کے اسباب میں پڑ گئے ہیں.

خ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جنبی عورت سے عشق کرنے میں اتنا بڑا فساد اور فتنہ ہے جسے اللہ رب العباد ہی شمار کر سکتا ہے، اور یہ ان بیماریوں میں شامل ہوتا ہے جو دین کو بھی خراب کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس کی عقل خراب ہوتی ہے، اور پھر اس کا جسم " انتہی

ی(132/10).

مزید آپ سوال نمبر (82010) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں.

ں کو پیدا کرتا ہے ان میں دل کے مادہ کا خراب ہونا شامل ہے، اور اسی طرح اس بیمار دل کے ارادہ شہوت کا نیچا ہونا، اور حرام طریقہ اور وسائل سے رغبت کا حصول بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پر یقین متزلزل ہو جاتا ہے، اور خواہش کے عدم حصول کی صورت میں اللہ کو ملامت کرنا بھی شامل ہے.

س لڑکی یا یہ کہنا کہ : اگر وہ یونیورسٹی میں اورنج کلر کی قمیص پہن کر آیا تو یہ اللہ کی جانب سے اسے بطور خاوند قبول کرنے کی علامت ہوگی .... الخ قصہ میں جو بیان کیا گیا ہے.

لہا جائیگا : اورنج کلر کے لباس کا خاوند کی قبولیت اور عدم قبولیت میں کیا تعلق ہے، یا پھر اس کا یونیورسٹی میں آنے یا نہ آنے کا اس سے کیا تعلق ہے، یہ تو کاہنوں اور نجومیوں اور بدفالی کے زیادہ قریب ہے.

لیے تو مشروع یہ ہے کہ جب بھی اس کے دل میں کسی کام کے متعلق کچھ ہو اور خاص ان امور میں جس کی اس کی زندگی میں اہمیت ہو اور خطرہ ہو تو اس کے مشروع یہ ہے کہ وہ اس کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی سے استخارہ کرے، اور پورے اخلاص کے ساتھ اپنے رب سے رجوع کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی سے

آپ استخارہ کے بارہ میں مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (11981) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ہے کہ اس لڑکی نے اپنے رب کو ملامت کی؛ یہ سب سے برا اور شنیع فعل ہے جو اس لڑکی کی جانب سے بیان کیا گیا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے ہدایت دے، اور اس کی اصلاح فرمائے، اور اسے سچی توبہ کی توفیق دے.

اس نے اپنے آپ کی ملامت کیوں نہ کی کہ اس نے ایک اجنبی اور غیر محرم نوجوان سے دل لگایا اور اس کے ساتھ شرعی طور پر حرام تعلقات قائم کیے ؟

نے اپنے آپ کو کیوں نہ ملامت کی کہ اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد نہیں کیا، جو علام الغیوب ہے، اور اللہ رب العالمین سے خیر طلب کرنے میں سچائی کیوں اختیار نہ کی ؟!

ر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

فس کی ہی ملامت کرے، اور اپنے گناہ سے خوفزدہ ہو، اور اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید مت رکھے !"

رسے حسن ظن رکھنا چاہیے تھا کہ وہی وفضل وعطاء والا اور جمیل ہے، اگر ملامت کرنی ہی تھی تو اپنے نفس امارہ کو ملامت کرتی جو برائی کی حکم کرتا ہے، اسے اپنے دین اور اعتقاد کے خراب ہونے سے خوفزدہ ہونا چاہیے تھا، کہ کہیں اس کی دنیا و آخرت ہی تباہ نہ ہو جائے.

پروردگار کے بارہ میں سوء ظن رکھا اور رحیم و کریم اللہ ذوالجلال والاکرام پر ملامت کرنے لگی، جو اہل ثنا و تعریف اور مجد و تقوی اور مغفرت والا ہے، اور وہ بھی ایسے معاملہ میں جس کے انجام سے وہ جاہل تھی، وہ نہیں جانتی کہ خیر کہاں اور برائی و شر کس میں ہے.

طرح کے معاملات تو الحمد للہ اور قدر اللہ و ما شاء اللہ فعل یعنی اللہ نے جو چاہا وہی ہو گا کہنا چاہیے، اور اس طرح کے دوسرے الفاظ جو اہل علم سے ثابت ہیں کہ اللہ کی رضا میں کہے جائیں.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو، اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے البقرۃ (216).

ر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

بہت ہی عجیب ہے، اس کے سارے معاملات میں ہی خیر و بھلائی ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف مومن کے لیے ہی ہے، اگر اسے اچھائی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر اور خیر

بر(2999).

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رسے اپنے نفس کے لیے ہر طرح سے مصلحت نہیں چاہتا، چاہے وہ اس کے اسباب کو بھی جان لے ، وہ جاہل اور ظالم ہے ، اور اس کا پروردگار اس کی مصلحت چاہتا ہے اور اس کے لیے وہ اس کو اسباب بھی فراہم کرتا ہے ، اور اس کا سب سے عظیم سبب یہ ہے کہ :

ہ ناپسند کرتا ہے ، کیونکہ اس کی مصلحت اس میں جسے وہ ناپسند کرتا ہے ، اس کے مقابلہ میں جسے وہ پسند کرتا ہے اس میں کئی گناہ زیادہ مصلحت ہے " انتہی

ن (205/2).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

145115